REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزنامہ
الفضل
لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱
سہ ماہی ۶
ماہوار ۲
فی پرچہ

۶ ذیقعدہ ۱۳۶۸ھ

جلد ۳ | یکم اخاء ۱۳۲۸ ش | یکم ستمبر ۱۹۴۹ء | نمبر ۲۰۰

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

کوئٹہ ۲۸ اگست۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضور نے پرسوں خطبہ جمعہ میں قرآن کریم کی آیت قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین کی تفسیر فرمائی

سیدہ ام متین صاحبہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

۲۹ اگست۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

- سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت اقدس کی طبیعت ابھی ناساز ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔
- ملک محمد شریف صاحب کل شام حضور سے ملاقات کے لئے کوئٹہ تشریف لائے۔ ملک صاحب سالگرہ میں اٹلی گئے تھے۔ دو ماہ کے قیام کے بعد واپس اٹلی تشریف لے جائیں گے۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

کوئٹہ ۳۱ اگست (بذریعہ تار) مکرم جناب شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ انچارج مشرق افریقہ آج بخیر و عافیت یہاں پہنچ گئے

لاہور۔ آج مورخہ ۳۱ اگست بروز بدھ ۸ بجے صبح حکیم عبد الوہاب صاحب عمر خلف حضرت خلیفۃ المسیح اول کے ہاں فرزند تولد ہوا الحمد للہ

آزادی کی صحیح قدردانی یہ ہے کہ ہر فرد آزادی کے تحفظ کیلئے سینہ سپر ہوجائے
بچت کی تحریک میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین

لاہور ۳۱ اگست یکم ستمبر سے ۱۵ ستمبر تک بچت کی تحریک کے متعلق جو پندرہ روزہ پروگرام منایا جا رہا ہے اس کے سلسلے میں آج رات ریڈیو پاکستان لاہور سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے مغربی پنجاب کے گورنر ہزایکسیلنسی سردار عبد الرب نشتر نے امید ظاہر کی کہ ہر پنجابی اس تحریک میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیگا اور اس کو کامیاب بنا کر یہ ثابت کر دکھائے گا۔ کہ وہ ملک کی تعمیری خدمت میں کسی سے پیچھے نہیں ہے۔

تقریر کے ابتدا میں آپ نے فرمایا آزادی کی صحیح قدردانی یہ ہے۔ کہ ہر فرد آزادی کے تحفظ کے لئے سینہ سپر ہوجائے۔ اور ملک کی تقویت ترقی و تعمیر کے لئے شب و روز کوشاں رہے۔ دنیا کی قوموں میں پاکستان اپنا صحیح مقام جبھی حاصل کرے گا۔ کہ ہم اس کے دفاع کا ایسا انتظام کریں۔ کہ کوئی اس کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھ سکے۔ اس کے علاوہ یہ ملک اقتصادی اعتبار سے اتنا بلند ہوجائے کہ اس کا معاشی نظام ایسی بنیادوں پر قائم کیا جائے۔ کہ اس کے سب باشندے خوشحالی اور اطمینان کی زندگی بسر کر سکیں۔ حکومت پاکستان پوری کوشش کر رہی ہے کہ ملک کے دفاع کا نہایت فوری اور مؤثر نظام قائم ہو لیکن ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ اقتصادی ترقی کے لئے ہمیں زراعت۔ صنعت و حرفت اور زندگی کے دوسرے شعبوں کو سدھارنا ہے۔ جب تک ہمارے ہاں مختلف صنعتوں کا ایک جال نہ بچھا دیا جائے۔ اور ملک کی سب سے بڑی صنعت یعنی زراعت کے طریقوں کی اصلاح اور ترقی کا سامان نہ کیا جائے۔ ہم ان وسائل سے جو خدا نے ہمیں عطا کئے ہیں پورا فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ یاد رکھئے اقتصادی غلامی سے نجات حاصل کرنا اتنا ہی اہم ہے جتنا کہ سیاسی غلامی سے مخلصی پانا ضروری ہے۔ اور اقتصادی آزادی کے حصول کے لئے ہماری قوم کو بڑی جد و جہد کرنا پڑیگی کیونکہ تعمیری کام محض ہنگامی تدبیروں اور وقتی طریقوں سے مکمل نہیں ہوتے۔ ان کے لئے مسلسل اور طویل محنت شاقہ کی ضرورت ہوتی ہے (باقی صـ۲ پر)

ڈھاکہ ۳۱ اگست آج سے مشرقی بنگال میں اناج کے کنٹرول کا حکم منسوخ کر دیا گیا ہے۔ اب بیوپاری راشن کے علاقہ کے سوا صوبے کے دوسرے علاقوں میں اناج لے جا سکیں گے

- کراچی۔ ۳۱ اگست۔ کشمیر میں عارضی صلح کی گتھی سلجھانے کے لئے اتحادی قوموں کے کمیشن نے جو نیا فارمولا پیش کیا ہے۔ جمعہ کے روز حکومت پاکستان کے وزراء اس پر غور کریں گے اس میں شرکت کے لئے معاملات کشمیر کے وزیر مسٹر مشتاق احمد گورمانی راولپنڈی سے کل کراچی پہنچ رہے ہیں

جنرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں برما پاکستان کی پرزور حمایت کریگا
سابق اطالوی نوآبادیات کے متعلق برمی نظریہ کی وضاحت

کراچی ۳۱ اگست۔ برما کے وزیر خارجہ او اے ماﺅنگ سنے جو لنڈن سے واپس رنگون جاتے ہوئے کل ایک روز کراچی میں مقیم ہیں آج ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ اتحادی قوموں کی جنرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں برما سابق اطالوی نوآبادیات کے مستقبل کے بارے میں پاکستان کی پوری پوری حمایت کرے گا۔ انہوں نے پاکستان اور برما کے تجارتی تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ برما دھاتیں عمارتی لکڑی تیل اور چاول برآمد کرنے کے لئے تیار ہے برخلاف اس کے وہ پاکستان سے گیہوں کپاس اور پٹ سن حاصل کرنا چاہتا ہے۔ آج انہوں نے پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں سے ملاقات کی۔ کل وہ ایک خاص ہوائی جہاز کے ذریعہ رنگون روانہ ہو جائیں گے۔

پاکستان میں تعلیمی نظام کو اسلامی اصولوں پر استوار کیا جائے گا۔

کراچی ۳۱ اگست۔ آج صبح پاکستان کے وزیر اعظم آنریبل مسٹر لیاقت علی خاں نے سندھ یونیورسٹی کے پہلے جلسہ تقسیم اسناد میں اردو میں خطبہ صدارت دیتے ہوئے فرمایا پاکستان میں تعلیمی نظام کی بنیاد اسلامی اصولوں پر رکھی جائے گی۔ اسلامی اصولوں کے مطابق تعلیمی نظام میں بنیادی تبدیلیاں کرنا کوئی معمولی کام نہیں ہے مختصر سے عرصہ میں اسے سرانجام نہیں دیا جا سکتا۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ہر آن مستقبل پر نگاہ رکھیں۔ اور ہر ترقی یافتہ ملک کے تجربات سے فائدہ اٹھاتے رہیں۔ تاہم پاکستان میں صحیح ترقی پسندانہ تعلیمی نظام کی داغ بیل ڈالنے میں کامیاب ہو سکیں۔

امام مسجد احمدیہ شکاگو امریکہ جانے کے لئے کراچی روانہ ہوگئے۔

لاہور ۳۱ اگست۔ مکرم جناب چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر امام مسجد احمدیہ شکاگو جو مختصر سی رخصت گزارنے پاکستان تشریف لائے ہوئے تھے۔ امریکہ واپس جانے کے لئے آج صبح پاکستان میل کراچی روانہ ہوگئے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ بھی آپ کے ہمراہ ہیں جماعت احمدیہ لاہور کے بہت سے احباب جناب شیخ بشیر احمد صاحب کی زیر قیادت الوداع کہنے کے لئے سٹیشن پر موجود تھے۔ اور بالخصوص حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے بھی از راہ شفقت تشریف لائے ہوئے تھے۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل حضرت میاں صاحب نے لمبی دعا فرمائی۔ اور اس طرح دلی دعاؤں کے ساتھ احمدیت کے اس ہونہار مجاہد کو رخصت کیا۔

امریکہ میں احمدی مبلغ پر حملہ

شکاگو ۳۱ اگست۔ مکرم جناب چوہدری غلام یسین صاحب مبلغ امریکہ بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ گزشتہ شب مبلغ اسلام چوہدری شکر الٰہی صاحب ایک مناظرہ میں حصہ لینے کے بعد گرجا سے باہر تشریف لا رہے تھے کہ بعض نامعلوم اشخاص نے آپ پر حملہ کر دیا۔ جس کی وجہ سے آپ شدید طور پر مجروح ہوئے شدید ضربات کی وجہ سے یہ گمان ہے کہ چہرے کی بعض ہڈیاں ٹوٹ گئی ہیں پولیس تفتیش کر رہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مجاہد احمدیت کو جو وطن سے ہزارہا میل دور فریضہ تبلیغ کی ادائیگی میں مصروف عمل ہے اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ اور خاص فضل کے ماتحت صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

- کراچی ۳۱ اگست۔ سعودی عرب کی حکومت نے پاکستان سے آنے والے حاجیوں کے لئے ایک مقررہ نرخ پر ریال مہیا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ حاجی لوگ ہر سو روپے کے بدلے ۹۶ ریال حاصل کر سکیں گے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کواپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس میں طبع کرا کر نمبر ۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

"خدّام"

ہمارا "نواں" سالانہ اجتماع ۳۰، ۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۴۹ء

از محترم صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ہمارا "نواں" سالانہ اجتماع ۱۹۴۷ء میں قرار پایا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی مشیّت یہی تھی کہ ظالم ہاتھ عارضی طور پر ہمارا قادیان ہم سے چھین لیں اور ظلم و بربریّت کی بھیانک رَو میں ہمارا "نواں" اجتماع بھی بہہ جائے۔ انا للہ پڑھتے ہوئے ہم نے ۱۹۴۷ء گذارا اور عارضی طور پر ہم لاہور میں ٹھہرے لاہور کو ہم نے عارضی مرکز نہ بنایا تھا بلکہ جیسے تھک کر ایک راہی سستانے بیٹھ جاتا ہے یہی حال ہمارا تھا۔ اسی حال میں ۱۹۴۸ء بھی گذر گیا۔ مگر اس عرصہ میں خدا تعالیٰ نے ہمارا عارضی مرکز ہمیں عطا کر دیا۔ اُوینا کے ماتحت اور اب ہم ربوہ میں پناہ گزین ہوئے ہیں۔

ایک عارضی مرکز کے قیام کے بعد ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم خدام الاحمدیّہ کے اُن شعبہائے عمل کو از سر نو زندہ کریں جو مرکز کے تعطّل کی وجہ سے تعطّل میں پڑ گئے تھے۔ جن میں سے ایک اہم شعبہ ہمارا سالانہ اجتماع ہے پس مجلس مرکزیہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ امسال ۳۰-۳۱ اکتوبر و یکم نومبر کو اپنے عارضی مرکز ربوہ میں اپنا ملتوی شدہ "نواں" ربوہ کا پہلا سالانہ اجتماع کیا جائے۔

جو "احبابِ خدمت" ان اجتماعوں میں شمولیّت کی سعادت حاصل کر چکے ہیں وہ اسکی برکات سے اچھی طرح واقف ہیں خدام الاحمدیّہ کے لائحہ عمل کے ہر پہلو کی بہترین تربیت گاہ یہ اجتماع ہوتے ہیں منتظمینِ اجتماع مسلسل ہفتوں دن رات خدمت کی توفیق پاتے ہیں یہ دن اور یہ راتیں ان کے لئے ذمہ داری کے سمجھنے اور اسے اٹھانیکی اور نباہنے کی بہترین تربیت دیتے ہیں۔ انکی قوت عمل میں ایک گونہ اضافہ ہوتا ہے۔ ان کا جوش اور خدام الاحمدیہ کے کام سے انکا لگاؤ کہیں زیادہ بڑھتا ہے۔ عام خدام نئے سبق سیکھتے ہیں۔ اعمال کے نئے پہلو انکے سامنے آتے ہیں۔ زندگی کے ان بہترین لمحوں میں تربیّت اور عمل کوٹ کوٹ کر بھرا ہوتا ہے اور وہ نئی امنگیں اور نیا جوش لیکر واپس لوٹتے اور اپنے علاقہ میں جا کر نوجوانانِ احمدیت کے دلوں میں اس کام کی اہمیّت بٹھاتے ہیں۔ اور "خدمت" کا جو کام ہمارے سپرد ہے اسمیں ایک نئی روح پھونکتے ہیں۔ سب سے بڑھکر یہ کہ ان ایام میں ہم اپنے پیارے آقا کے منہ کی پیاری باتیں سنتے ہیں۔ ہماری روح ایک تازگی محسوس کرتی ہے۔ ہماری طبائع قربانی و ایثار کے نئے سبق لیتی ہیں خدمت خلق کی نئی راہیں ہمارے سامنے کھلتی ہیں۔ ہماری کمزوریاں اور ہماری کوتاہیاں ہمارے سامنے آتی ہیں اور اُنسے نجات حاصل کرنیکے طریق ہمیں سکھائے جاتے ہیں گویا ایک نئی روح ہم میں پھونکی جاتی ہے اور نئے انسان بنکر ہم اپنے گھروں کو واپس لوٹتے ہیں اور اپنے اپنے مقامات پر جا کر ہم کوشش کرتے ہیں کہ ہمارا کوئی بچّہ اور کوئی جوان ایسا نہ رہے کہ "خدمت خلق" جسکی فطرت ثانیہ نہ بن چکی ہو دنیا کے ہر ملک کو بے لوث خادمانِ ملّت کی ہمیشہ ضرورت رہی ہے۔ نوزائیدہ مملکت پاکستان کو اسکی اور بھی زیادہ ضرورت ہے۔ قرآن کریم نے بھی ہمیں بے لوث خادم بننے کی تلقین کی ہے سرّاً و علانیۃً میں سرّاً کے لفظ میں اسی بات کیطرف اشارہ ہے کہ وہ کسی قسم کا بدلہ چاہے بغیر خدمت کرتے ہیں مومنین کا یہ گروہ ہی امت مسلمہ کی روح رواں ہے یہی انکی ریڑھ کی ہڈی ہے اسکے بغیر جسم بے جان اور بے حرکت ہے۔

یہ "نامعلوم شہداء" ہی قوموں کو زندہ رکھتے ہیں ہمارے نوجوانوں میں بے لوث خدمت کا جذبہ پیدا ہونا ضروری ہے۔ ہمارا ایمان اور ہمارے ملک کا یہی تقاضا ہے پس اے خادم ملّت و قوم اٹھ اور اس تقاضے کو پورا کر اور اپنے ایمان کا ثبوت دے۔ اپنے اجتماع میں شامل ہو کر اسکے لئے صحیح تربیت حاصل کر قومی بقا کے لئے تیری جان دوسروں سے پہلے حاضر ہو قومی وقار کے قیام کیلئے تیرا مال تیرا وقت اور تیرے جذبات دوسروں سے پہلے اور بڑھ کر پیش ہوں۔ خدا تجھے اور مجھے اسکی توفیق عطا کرے کہ اسکی توفیق کے بغیر ہم کچھ بھی نہیں۔ آمین؟

(خاکسار:- مرزا ناصر احمد صدر مجلس خدام احمدیہ مرکزیہ)

تربیت و اصلاح:- "نماز کے بغیر اسلام کوئی چیز نہیں اگر قوم چاہتی ہے کہ وہ اپنی آئندہ نسلوں میں اسلامی روح قائم رکھے تو اسکا فرض ہے کہ اپنی قوم کے ہر بچہ کو نماز کی عادت ڈالے" حضرت امیر المومنین — مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

روزنامہ —— الفضل —— لاہور
مورخہ یکم ستمبر ۱۹۴۹ء

سب سے مفید اور آسان قربانی

"سادہ زندگی" کو حضور ایدہ اللہ نے تحریک جدید کی بنیاد بتایا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"اچھی طرح یاد رکھو۔ کہ سادہ زندگی اس تحریک کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی طرح ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۲۵ نومبر ۱۹۳۸ء)

اس لئے جو احمدی دوست یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم چندے پورے ادا کرتے ہیں۔ ہم تمام جماعتی مطالبات پورے کرتے ہیں۔ تو پھر اگر ہم اپنے روپیہ کو اپنے آرام اور تفریح کے لئے خرچ کریں۔ تو اس میں کیا حرج ہے۔ ان کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ وہ تحریک جدید کے پہلے مطالبہ کا مطلب ہی نہیں سمجھے۔ اور ان کو یہ علم ہی نہیں ہے۔ کہ اس مطالبہ کی اہمیت کیا ہے۔

بے شک اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں مسلمانوں کو اپنی عطا کردہ نعمتوں کو استعمال کرنے کی دعوت دی ہے۔ اور صراحت کہا ہے۔ کہ ہم نے دنیا کی زندگی کی زینتوں کو تم پر حرام نہیں کیا۔ اسلام ایک فطری دین ہے۔ اور وہ خواہ مخواہ انسان کو ایسی زندگی پر مجبور نہیں کرتا۔ جس سے وہ اپنے نفس کے حقوق کو فراموش کر دے۔ اسلام رہبانیت کی کسی صورت کو پسند نہیں کرتا۔ وہ ہمیں یہ ہدایت نہیں کرتا۔ کہ اگر تم پورا لباس خریدنے کی طاقت رکھتے ہو۔ تو صرف لنگوٹی پر گذارہ کرو۔ اور اپنی باقی تمام کمائی خیرات کر دو۔ وہ یہ نہیں کہتا۔ کہ اگر تم اپنی طاقت دو روٹیاں کھا کر ہی قائم کر سکتے ہو۔ تو ایک یا نصف روٹی پر ہمیشہ گذارہ کرو۔ وہ اس قسم کے غیر معقول مطالبات ہم سے نہیں کرتا۔ وہ کسی غیر ضروری تکلیف میں اپنے نفس کو ڈالنے کے لئے ہمیں مجبور نہیں کرتا۔ وہ اس معاملہ میں ایک نہایت معقول راہ اختیار کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ وہ یہ بھی نہیں کہتا کہ تم دنیا کی تمام نعمتوں کے پاس مت جاؤ۔ بلکہ وہ کہتا ہے۔ کہ اگر تم اللہ تعالےٰ کی نعمتوں کو ٹھکراؤ گے۔ تو تم ناشکرے بن جاؤ گے۔ لیکن وہ یہ بھی نہیں کہتا۔ کہ میری نعمتوں کو تم اس طرح استعمال کرو۔ کہ تم مبذرین میں داخل ہو جاؤ۔ اور میری نعمتیں بجائے نعمتوں کے تمہارے لئے لعنت بن جائیں۔

اس لئے سادہ زندگی۔ کے یہ معنے نہیں ہیں۔ کہ تم اپنے نفس کے جائز حقوق کو مدنظر نہ رکھو۔ غذا اور لباس وہ چیزیں ایسی ہیں۔ کہ ان کے بغیر انسان زندگی بسر نہیں کر سکتا۔ خاصکر غذا تو مادی زندگی کو قائم رکھنے کے لئے بنیادی چیز ہے۔ اس حد تک جہاں تک ہماری صحت بدن اور کام کرنے کی طاقت کا تعلق ہے۔ ہمیں موزوں غذا کی سخت ضرورت ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ آجکل بھی جبکہ راشن بندی کا زمانہ ہے۔ اور دنیا کے لئے غذا کا سوال نہایت نازک صورت اختیار کر چکا ہے۔ ہمارے بہت سے دوست محض زبان کے چسکے کے لئے جائز حدود سے تجاوز کر جاتے ہیں۔

مہمان نوازی یا کسی مجبوری کی بات تو اور ہے۔ ہم نے دیکھا ہے۔ کہ بعض دوست محض عادتاً اور تفریحاً یہاں لاہور میں ہوٹلوں میں جا کر روزانہ چائے پیسٹری اور کیکوں پر فضول روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ یقیناً یہ فضول خرچی میں داخل ہے۔ خواہ کوئی کتنا ہی دولتمند کیوں نہ ہو صاف ستھری زود ہضم غذا استعمال کرنا تو ہر ایک کے لئے ضروری ہے۔ اور اس لحاظ سے جائز ہے۔ مگر محض زبان کے چسکے کے لئے ایسے مہنگے سے مہنگے ایسی قیمتی چیزیں استعمال کرنا دراصل دوسروں کی حق تلفی ہے۔ اور اپنے نفس کے حقوق کی ادائیگی میں شامل نہیں ہے۔

یہ تو ہم نے صرف ایک مثال دی ہے۔ ورنہ ہم میں سے بہت سے اپنے گھروں میں بھی کافی روپیہ مزید ار چیزوں پر ضائع کرتے ہیں۔ سوال صرف یہ ہے۔ کہ اگر ہم صرف وہی غذا استعمال کریں۔ جو ہمارے کام کی نوعیت اور ہماری بدنی صحت کے لحاظ سے ہمارے لئے ضروری ہے۔ تو کیا ہم اس طرح کچھ بچا نہیں سکتے؟ خواہ وہ چند پیسے ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ چند پیسے یا چند روپے جو ہم اس طرح بچا سکتے ہیں۔ وہ ہم اپنے دوسرے ضروری کاموں میں صرف کر سکتے ہیں۔ جن کے بغیر چارہ نہیں۔ ورنہ وہ ہماری قوم کے دوسرے افراد یا دوسرے انسانوں کے کام آ سکتے ہیں۔ جو اپنی ضروریات کے مطابق نہیں کما سکتے۔

اس بات کو مدنظر رکھ کر حضور ایدہ اللہ نے ایک سالن استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ ہر ایک انسان اپنی اپنی حیثیت کے مطابق اس اصول پر عمل کر سکتا ہے۔ اس میں یہ حکمت بھی ہے۔ کہ جب امراء بھی صرف ایک ہی سالن استعمال کریں گے۔ تو ایک تو دو دو تین تین سالنوں کی وجہ سے جو زاید خرچ اٹھتا ہے وہ نہ ہوگا۔ دوسرے ان کی طبیعت میں سادہ زندگی بسر کرنے کا احساس ترقی کرے گا۔ اور وہ دوسرے اخراجات میں بھی فضول خرچی سے بچنے کے عادی ہو جائیں گے۔ اور ان کی طبیعت میں سادہ پسندی آ جائیگی۔

یہی باتیں لباس پر بھی چسپاں ہوتی ہیں۔ صاف ستھرا معزز لباس حسب توفیق استعمال کرنا جس میں اعتدال کے ساتھ زیبائش کا پہلو بھی ہو۔ ضروریات میں سے ہی اور اسلام اسکی اجازت دیتا ہے۔ کبھی کبھی استعمال کرنے کے لئے ایک یا دو اچھے جوڑے بھی بنا رکھنا غیر ضروری نہیں ہیں۔ لیکن یونہی خواہ مخواہ بیسیوں جوڑے بنا ڈالنا اور قیمتی سے قیمتی کپڑا استعمال کرنا جس کی غرض سوا تفاخر کے اور کچھ نہ ہو۔ سخت فضول خرچی ہے۔ جس سے دولتمند سے دولتمند کو بھی بچنا لازمی ہے۔

یہ تو غذا جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ اور لباس جس کے بغیر انسان گرم وسرد سے اپنے جسم کو نہیں بچا سکتا۔ ایسی ضروریات کے متعلق ہے۔ جب ان ضروری باتوں میں ہمیں احتیاط کی اتنی ضرورت ہے۔ کہ ہم دیکھیں کہ کہیں ہم فضول خرچی کے احاطہ میں تو قدم نہیں رکھ رہے۔ تو پھر ذرا غور فرمایئے۔ ان چیزوں کے متعلق ہمارا رویہ کیا ہونا چاہیئے۔ جو نہ صرف سراسر فضول خرچی میں داخل ہیں۔ بلکہ ساتھ ساتھ مخرب اخلاق بھی ہیں۔

پھر آج وہ زمانہ ہے۔ کہ ہزاروں نہیں۔ لاکھوں نہیں کروڑوں انسان ہیں۔ جن کو زندگی کی یہ اول دو چیزیں بھی میسر نہیں ہو رہیں۔ کتنے ہیں جن کو دو وقت کا کھانا میسر نہیں۔ کتنے ہیں جن کے بچے بھی ایک کرتے کے لئے ترستے ہیں۔ تحریک جدید کے مطالبات کو نظرانداز بھی کر دیا جائے۔ تو پھر بھی کیا بلحاظ انسان ہونے کے ہمارا فرض نہیں ہے کہ ایسے زمانہ میں ہم ان صریح فضول خرچیوں سے اپنے تئیں بچائیں۔ جن کا ہماری جان کو تو یقیناً ضرر ہوتا ہے لیکن دوسرے بھی کسی کا بھلا نہیں ہوتا۔ پھر ہمارے لئے تو یہ بھی سوچنا ہے۔ کہ ہم ایک الٰہی جماعت کے ارکان ہیں۔ ہم نے دنیا کے سامنے نمونہ پیش کرنا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہو۔ تو الٰہی جماعت کا مطلب ہی کیا ہے؟ الٰہی جماعت تو اللہ تعالےٰ بناتا ہی اس لئے ہے۔ کہ وہ اسکو دوسروں کے سامنے بطور اسوہ حسنہ کے رکھے۔ دوسرے لوگ بھی ہم سے یہی توقع رکھتے ہیں کہ ہم مثالی زندگی ان کے سامنے پیش کریں۔ کیا آپ نے کبھی دوسروں کو یہ کہتے نہیں سنا کہ "فلاں احمدی ہو کر ایسے کام کرتا ہے۔" ہم نے تو کئی بار دوسروں سے ایسے الفاظ سنے ہیں۔ اور ہمارا خدا جانتا ہے۔ ہمیں کئی بار اسکی بہت شرم محسوس ہوتی ہے۔ جب دوسروں نے طنزاً کہا۔ کہ فلاں احمدی ہو کر غلط کام کرتا ہے۔ اس سے ثابت ہے۔ کہ دوسرے بھی ہم سے یہی توقع رکھتے ہیں۔ کہ ہم ان کے سامنے اچھا نمونہ پیش کریں۔

فرض کیجئے۔ آپ سینما دیکھنے جاتے ہیں۔ بے شک دوسرے لوگ بھی جاتے ہیں۔ لیکن ان کو کوئی یہ نہیں کہیگا۔ کہ تم ایسا کیوں کرتے ہو۔ ہزاروں جاتے ہیں۔ ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔ لیکن جب آپ کا کوئی واقف کار آپ کو سینما میں دیکھے گا۔ تو ضرور کہے گا۔ کہ آپ احمدی ہو کر بھی سینما دیکھتے ہیں۔ آپ تو بڑے دیندار بنتے ہیں۔ آپ میں اور ہم میں کیا فرق ہے۔ سوال ہے کہ اگر احمدی اور دوسروں میں اس لحاظ سے کوئی فرق نہیں۔ تو وہ یہ نہ کہتا۔ کہ آپ احمدی ہو کر بھی سینما دیکھتے ہیں۔ اس کا تو یہی مطلب ہے۔ کہ آپ کا واقف کار یہ توقع رکھتا تھا۔ کہ آپ سینما سے نفرت کرتے ہوں گے۔ اسی طرح دوسری باتوں کے متعلق سمجھ لیں۔

ہمارے خیال میں تو ہر مسلمان کے لئے موجودہ قسم کے سینما دیکھنا گناہ ہے۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ دوسرے مسلمان سینما دیکھنے کے لئے جائیں۔ تو ہمیں کبھی تعجب نہیں ہوا۔ لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ اس کے ساتھ ایک احمدی بھی دیکھنے جا رہا ہے۔ تو ہمیں تعجب ہی نہیں بلکہ رنج ہوتا ہے۔ اسکی وجہ یہی ہے۔ کہ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ ایک احمدی تو ایک الٰہی جماعت کا رکن ہے۔ اس کا امام ہے۔ جو اس کو سینما جانے سے منع کرتا ہے۔ پھر وہ کیوں نافرمانی کرتا ہے۔ وہ کیوں جماعت کی بدنامی کرتا ہے۔ اسکی یہی وجہ ہے۔ کہ ہمارے دل میں یقین ہے۔ کہ ایک شخص جو دوست آشنا عزیز اقربا چھوڑ کر اس جماعت میں آتا ہے۔ وہ ضرور دوسروں سے مختلف ہونا چاہیئے۔ اسکو ضرور دوسروں سے مختلف قسم کی زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ ایسی زندگی جس کا اسلام تقاضا کرتا ہے۔ تقویٰ اور فرمانبرداری کی زندگی۔ قربانی کی زندگی۔ لہو ولعب سے معرا اور عیاشیوں سے مبرا زندگی۔ سادہ اور فطری زندگی۔ ایسی زندگی جو ہر فضول کاری سے پاک ہو۔ جو [illegible] اور مصلحت اندیشانہ ہو۔ تفاخر اور غرور کا اس میں شائبہ نہ ہو۔ خدمت خلق اور ہمدردی بنی نوع انسان اس کا امتیاز ہو۔ الغرض صحیح معنوں میں ایک مومن کی زندگی ہو۔ کیونکہ اسکو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی عمارت کا ایک ستون بننا ہے۔ ایک نمونہ ایک اسوہ حسنہ بننا ہے۔ اس طرح کا نمونہ اس طرح کا اسوہ حسنہ جس طرح کا نبی امی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کرامؓ تھے۔

بے شک سادہ زندگی کا مطالبہ تحریک جدید کے مطالبات کی بنیاد ہے۔ اس تحریک کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ لیکن یہ مطالبہ اتنا ہی ہر ایک کے لئے قابل عمل بھی ہے۔ اتنا ہی آسان بھی ہے۔ سب سے ارزاں اور سہل قربانی اگر اس کا نام قربانی ہی رکھا جائے۔ جس طرح پانی۔ ہوا آگ اور مٹی مادی زندگی کی بنیاد ہیں۔ اور سہل الحصول بھی ہیں۔ اسی طرح تحریک جدید کا یہ پہلا مطالبہ "سادہ زندگی" تحریک جدید کی بنیاد بھی ہے۔ اور سب سے زیادہ آسان اور سہل قربانی بھی ہے۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

تعلیم الاسلام کالج کے متعلق

احباب کو چاہیئے۔ کہ خاص توجہ اور کوشش کے ساتھ زیادہ سے زیادہ طالب علم داخل کرائیں۔ اور اپنے غیر احمدی احباب میں تحریک کریں۔ جزاھم اللہ خیراً (الفضل ۹ اکتوبر ۱۹۴۴ء)

نوٹ:۔ داخلہ ۱۹ ستمبر سے ۳۰ ستمبر تک جاری رہے گا۔ (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج)

فلسفۂ محبّت

خدا تعالیٰ سے محبّت کرنے کا آسان اور صحیح طریقہ

(از حضرت صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب موجد قاعدہ یسرنا القرآن)

سلسلہ کے لئے دیکھئے الفضل ۳۰ اگست ۱۹۴۹ء

(۹)

(۵) نیچ اعوج والے آیت اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی والی آیت کو خدا تعالیٰ کے ساتھ بے غرض محبت کرنے کی دلیل پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ اس آیت میں خدا تعالیٰ نے محبت کی وجہ ربوبیت بتائی ہے۔ چنانچہ اس آیت میں رَبِّکُمْ کا لفظ موجود ہے۔ یہ لوگ رَبِّکُمْ کا ترجمہ نہیں کرتے بلکہ رب کے لفظ کو خدا تعالیٰ کا نام سمجھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا ذاتی نام اللہ ہے اور رب صفاتی نام ہے۔ اسی لئے اس غلطی میں پڑے۔

(۶) ؎ بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق
عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ہنوز

اس شعر میں یہ بتایا گیا ہے کہ عشق و محبت میں عقل کو دخل نہیں ہوتا۔ حالانکہ یہ بالکل غلط بات ہے۔ عقل نے ہی تو عاشق کو آگ میں کدایا ہے کیونکہ عقل نے کہا کہ جب تک تم امتحان کی آگ میں نہیں کودو گے وصلِ یار حاصل نہیں ہوگا۔ محبت کو عقل کے خلاف کہنا ایک غلط فہمی کی وجہ سے ہے۔ وہ یہ ہے کہ جس طرح پاگل کو ایک بات کی دھت ہوتی ہے اور وہ عقل سے کام نہیں لیتا اور اس کی توجہ ایک ہی طرف لگی رہتی ہے یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ عاشق کا بھی یہی حال ہوتا ہے۔ حالانکہ پاگل اور عاشق میں فرق ہوتا ہے وہ یہ کہ پاگل کا ایک ہی طرف توجہ رکھنا کسی فائدہ کے حاصل کرنے کے لئے نہیں ہوتا بلکہ دماغ کی خرابی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ لیکن عاشق کا ایسا کرنا فائدہ حاصل کرنے کی نیت سے ہوتا ہے کیونکہ بغیر پوری اور کامل توجہ کرنے کے محبوب حاصل نہیں ہو سکتا قرآن شریف بار بار یہی فرماتا ہے کہ عقل سے کام لو جہالت کو کوئی پسند نہیں کرتا۔ علم حاصل کرنا انسان کی فطرت میں ہے اور علم سے ہی عقل پیدا ہوتی ہے پاگل اسی کو کہتے ہیں جو عقل کے خلاف باتیں کرے۔ علم و عقل سے ہی انسان انسان کہلاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی معرفت کی بنیاد عقل پر ہے حیوان اور انسان میں یہی فرق ہے کہ انسان علم اور عقل کی وجہ سے خدا تعالیٰ کو پہچان لیتا ہے لیکن حیوان نہیں پہچان سکتا۔ حقیقی دکھ اور سکھ میں تمیز کرنا بھی عقل کا کام ہے۔ عاشق وہی ہوتا ہے جو اپنے فائدہ کو سمجھ لیتا ہے۔ پاگل حُسنِ شکل کو دیکھ کر لذتِ حسنِ بصر حاصل نہیں کرتا اس لئے وہ عاشق بھی نہیں ہوتا۔ جہالت عقل کی ضد ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے "سرانجام جاہل جہنم بود"۔ اگر محبت میں عقل کو دخل نہیں تو پھر جائز ہوگا کہ ایک دشمن یا ایک مضر شے کو محبوب بنا لیا جائے۔ لیکن مضر اور دکھ دینے والی شے کا عاشق دنیا میں نہ کبھی کوئی ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ آگ میں وہی کودے گا جو تیسرے درجہ کا پاگل ہوگا۔ اور جس کو بھلے بُرے اور دکھ سکھ کی تمیز جاتی رہی ہو اور جو انسانوں کی صف میں کھڑا نہ کیا جا سکے۔

(۷) محبّت بے فائدہ اور بے غرض جوش و خروش کا نام نہیں بلکہ فائدہ حاصل ہونے کے یقین کی بناء پر جذبۂ عمل کا نام محبّت ہے۔ خدا تعالیٰ سے محبّت کرنے والا اپنے ظاہر سے بھی اور اپنے باطن سے بھی ہر حالت میں اور ہر وقت اُس کی طرف رجوع رکھتا ہے۔ اُس کا بندہ بن جاتا ہے۔ اس کی کامل اطاعت کرتا ہے۔ اس کی تعریف کرتا رہتا ہے۔ اس کی تعظیم کرتا رہتا ہے اپنے دل سے بھی اور اپنے جسم سے بھی جس کا نام نماز ہے۔ اپنی عاجزی اور کمزوری اور اپنا حاجت مند ہونا اس پر ظاہر کرتا رہتا ہے اس سے مانگتا رہتا ہے۔ اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور کبھی اسے نہیں چھوڑتا۔ صرف اسی کا ہو رہتا ہے اس کے غیر کی طرف توجہ نہیں کرتا سفر ہو یا حضر اسے یاد رکھتا ہے۔ اس کا دل اس یقین سے بھرا ہوا ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے ہر ایک دکھ سے بچا سکتا ہے اور ہر ایک سکھ مجھے دے سکتا ہے اپنا خالق۔ مالک رازق رب منعم محسن صرف خدا تعالیٰ کو سمجھتا ہے۔ اس کے سوا اور کسی جگہ اپنا ٹھکانا نہیں جانتا وغیرہ۔ یہ تمام باتیں محبّت کی علامات ہیں۔

(۸) شریعت اسلام میں لفظ عاشق کی جگہ مومن کا لفظ ہے۔ عاشق حُسن کو دیکھ کر یقین کر لیتا ہے کہ مجھے اس حسن والے سے فائدہ پہنچے گا۔ مومن بھی حُسنِ الٰہی کو دیکھ کر یقین کر لیتا ہے کہ مجھے خدا تعالیٰ سے فائدہ پہنچے گا۔ پس عاشق اور مومن میں صرف نام کے حروف کا فرق ہے۔ کیونکہ مومن بھی عاشق ہوتا ہے۔

(۹) محبت اسی سے ہو سکتی ہے جو فائدہ پہنچانے میں یکتا ہو۔ اگر وہی فائدہ کسی اور جگہ سے بھی مل سکتا ہو تو انسان دونوں میں سے کسی سے بھی محبت نہیں کرے گا۔

؎ تو نہیں اور سہی اور نہیں اور سہی

غرض اگر بہت سے محسن ہوں تو محبت نہیں ہو سکتی کیونکہ محبت میں وفا کا ہونا شرط ہے۔ وفا کے معنے ہیں نباہنا۔ پس اگر محسن بہت سے ہوں تو صرف ایک کے ساتھ تعلق کو نباہنے کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن چونکہ خدا تعالیٰ احسان کرنے یعنے فائدہ پہنچانے میں اکیلا ہے اور اس بات میں اس کا کوئی شریک نہیں لہذا انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق کرنے اور تعلق کو نباہنے کے لئے مجبور ہے اسی کا نام محبت ہے۔ مجبور اس لئے ہے کہ فائدہ یعنے جسمانی لذت کا حاصل کرنا انسان کی فطرت میں ہے۔ اگر یہ نہ ملے تو انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ لیکن چونکہ فائدہ سوائے خدا تعالیٰ کے اور کسی جگہ سے نہیں مل سکتا اس لئے انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق رکھنے اور تعلق نباہنے کے لئے مجبور ہے۔ نباہنے کے معنے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق کو کبھی نہ توڑنا۔ موت قبول ہو لیکن خدا تعالیٰ کو چھوڑنا قبول نہ ہو۔ اسی کا نام محبّت ہے۔ محبت میں دل اس یقین سے بھر جاتا ہے کہ اس محسن کے سوا اور کوئی میرا محسن نہیں۔ یعنے عاشق شرک سے پاک ہوتا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے خدا تعالیٰ کے ساتھ محبت کرنے کی تاکید کی ہے۔ جو شخص خدا تعالیٰ کے ساتھ محبت کرے گا اس کا دل اس یقین سے بھرا ہوا ہوگا کہ خدا تعالیٰ کے سوا میرا اور کوئی رب نہیں۔ اور چونکہ یہ شخص شرک سے پاک ہوتا ہے اسی لئے قرآن شریف میں ہے:-

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ

گویا صرف شرک سے پاک ہونے کا نتیجہ دائمی جنت ہے اور یہ بات اوپر کے بیان سے معلوم ہو گئی کہ جو شرک سے پاک ہوگا وہ عاشق بھی ضرور ہوگا۔ کیونکہ عاشق اسی کو کہتے ہیں جو صرف ایک ہی کا ہو جائے اور اس کو کسی حالت میں بھی نہ چھوڑے۔ بچہ ماں کا عاشق اسی لئے کہلاتا ہے کہ وہ ماں کو نہ چھوڑتا ہے اور نہ چھوڑ سکتا ہے۔ کیونکہ اس کا مربی ماں کے سوا اور کوئی نہیں اور ربوبیت کے سوا انسان نہ زندہ رہ سکتا ہے اور نہ قائم رہ سکتا ہے۔

غرض معشوق کے سوا اور کسی کو محسن نہ سمجھنے اور معشوق کو کسی حالت میں بھی نہ چھوڑنے کا نام عشق و محبت ہے۔ . . . .

(۱۰) نعمت اور فائدہ کے لئے خدا تعالیٰ کے ساتھ محبت کرنے میں کچھ حرج نہیں۔ اس محبت کو غرضی محبت تب کہتے جبکہ نعمت کسی اور جگہ سے مل سکتی اور انسان خدا کو چھوڑ کر دوسری طرف چلا جاتا۔ پس جبکہ خدا تعالیٰ کے سوا نہ کوئی منعم ہے اور نہ کوئی محسن ہے اور نہ کوئی رب ہے اور انسان کا خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی ٹھکانا ہی نہیں اور انسان کو خدا تعالیٰ کے سوا اور کسی جگہ سے نعمت اور فائدہ اور آرام مل ہی نہیں سکتا اور انسان خدا تعالیٰ کو چھوڑ ہی نہیں سکتا تو غرضی محبت کی اس جگہ گنجائش ہی نہیں اور اسی کا نام وفا ہے اور حقیقی محبت بھی اسی کا نام ہے جس میں وفا ہو یعنے نباہنا ہو۔ ..... غرضی محبت انسانوں کی آپس میں ہوا کرتی ہے کیونکہ جب ایک انسان سے فائدہ حاصل ہونا بند ہو جاتا ہے۔ تو وہ دوسرے انسان کی طرف رجوع کرتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کے ساتھ غرضی محبت ہو ہی نہیں سکتی۔ کیونکہ اول تو خدا تعالیٰ کے سوا فائدہ دینے والا اور کوئی ہے نہیں۔ دوم یہ کہ خدا تعالیٰ کا فائدہ کبھی بند نہیں ہوتا۔ وفا کا لفظ صوفیوں کی اصطلاح ہے۔ شریعت میں باوفا محبت کی جگہ ایمان اور توحید کے الفاظ ہیں۔ ایمان کے معنے ہیں ایسی محبت کرنا جس میں وفا ہو اور بے وفائی کی جگہ شریعت میں شرک کا لفظ ہے یہ حکم کہ شرک نہ کرو اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ بے وفائی نہ کرو یعنے خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی اور سے محبت نہ کرو۔ لا الٰہ الا اللہ کا یہی مطلب ہے۔

(۱۱) جو لوگ آیت وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ کے یہ معنے کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ بھی محبت ہو سکتی ہے اور غیر اللہ کے ساتھ بھی۔ مگر خدا تعالیٰ کے ساتھ غیر اللہ کی نسبت بہت زیادہ محبت ہونی چاہیئے وہ سخت غلطی کرتے ہیں۔ دراصل یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ محبت بلاوجہ اور بلا سبب اور بغیر فائدہ کے ہوتی ہے۔ اور جس طرح بھوک پیاس خود بخود پیدا ہوتی ہے اسی طرح محبت بھی خود بخود بلاوجہ پیدا ہوتی ہے۔ یا یہ کہ جس طرح بھوک پیاس لگنے کی وجہ معلوم نہیں اسی طرح محبت کے پیدا ہونے کی وجہ بھی ان لوگوں کو معلوم نہیں۔

غرض یہ لوگ محبت کے پیدا ہونے کی وجہ نہیں جانتے اسی لئے غیر اللہ کے ساتھ بھی محبت کرنے کے قائل ہیں۔ حالانکہ محبت کی وجہ احسان ہے۔ اور چونکہ خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی محسن نہیں اس لئے غیر اللہ سے محبت کا ہونا بھی ناممکن ہے۔ جو لوگ خدا تعالیٰ سے اور غیر اللہ دونوں سے محبت کرنے کے قائل ہیں وہ مشرک ہیں۔

(۱۲) محبت نعمت کے ساتھ نہیں ہوا کرتی بلکہ منعم کے ساتھ ہوا کرتی ہے۔ نعمت دراصل ذریعۂ محبت ہوتی ہے۔ محبت کے شعلہ کو قائم رکھنے کے لئے احسان تیل کا کام دیتا ہے۔ جب تک احسان کا تیل دل کے چراغ پر پڑتا رہے گا محبت کا شعلہ قائم رہے گا ورنہ بجھ جائے گا۔ لیکن چونکہ خدا تعالیٰ ابدی محسن ہے اس لئے خدا تعالیٰ کے احسان کا تیل کبھی ختم نہیں ہوتا اس لئے خدا تعالیٰ کی محبت کا شعلہ انسان کے دل میں ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ محبت الٰہی دراصل اس یقین کا نام ہے کہ خدا تعالیٰ کے سوا میرا اور کوئی رب نہیں۔ آیت اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ الخ کا یہی مطلب ہے کہ انسان کو اس بات کا یقین ہونا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے سوا میرا اور کوئی رب نہیں۔

(۱۳) فیج اعوج کے صوفیوں کے نزدیک محبت کا نتیجہ کچھ بھی نہیں بس اپنی مرضی کو فنا کرنا اور کوئی غرض "رکھنا" اگر یہی بات ہے تو پھر یہ لوگ دوسری چیز وا ...... خدا تعالیٰ کو کیوں ترجیح دیتے ہیں دراصل خدا تعالیٰ کے بغیر چونکہ فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا اس لئے ان لوگوں نے خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق کیا۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

سرزمین سپین میں دوبارہ احیاء اسلام کی مساعی

اخبارات میں احمدیت اور اسلام کا چرچا - ایک قدیم شہر میں تبلیغ اسلام

(از مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین)

تقسیم ہندوستان جو کہ بے پناہ فسادات ہمراہ لائی اور ہمیں اپنے مقدس مرکز سے نکال دیا گیا - اور جماعت کو سخت زبردست مالی نقصان ہوا - اکتوبر ۱۹۴۷ء میں خاکسار کا خرچ بالکل ختم تھا - بندہ نے اخراجات کی صورت نکالنے کے لئے عطر فروخت کرنے کا کام شروع کر دیا - لیکن میڈرڈ کارپوریشن کی طرف سے پھیری والوں کو فروخت کرنے کی ہی ممانعت ہے - جس کی وجہ سے بڑی مشکلات کا سامنا ہوا - ان رکاوٹوں کے باوجود کام جاری رکھا گذشتہ سال کسی دوست نے بتایا کہ شہر سارگوسا میں قومی صنعتی نمائش ہے - خط لکھ کر کوشش کرو - شاید تمہیں اجازت مل جائے - بندہ نے خط لکھا کہ پاکستان کا رہنے والا ہوں - اور پھیری کر کے عطر بیچتا ہوں - الحمدللہ کہ اجازت مل گئی -

یہ قومی صنعتی نمائش ان ایام میں رکھی گئی ہے جب کہ نہ صرف سپین بھر کے بلکہ دوسرے ممالک کے بھی کیتھولک لوگ حضرت مریم کے بت کی زیارت کے لئے آتے ہیں - شہر سارگوسا سپین کا بہت پرانا شہر ہے - اور سپین میں سب سے پہلے یہی شہر عیسائی ہوا - چونکہ اس موقعہ پر بندہ اسلام کا اقتصادی نظام کا ہسپانوی ترجمہ شائع کر چکا تھا - اس کی کاپیاں ساتھ لے گیا - ۳ - اکتوبر سے ۱۴ اکتوبر تک صبح ۹ بجے سے شام ۹ بجے تک اپنی میز پر جا کر عطر فروخت کرتا رہا - جہاں کہیں کسی صاحب کو کسی قدر تعلیم یافتہ دیکھا ان سے تبلیغ شروع کر دی - چنانچہ اس طرح نمائش گاہ میں ہی قریباً چالیس کتب فروخت کیں - اور بیس کے قریب مفت تقسیم کیں - اور اکثر دفعہ جمگھٹا ہو جاتا تھا کیونکہ کسی دوست کی بات پر تبلیغ کا موقعہ مل جاتا تھا - اور اکثر موضوع توحید الٰہی ہی رہا تھا - کہ حضرت مسیح خدا نہیں ہو سکتے - یہ اجتماع روزانہ ہی ہو جایا کرتا تھا - بعض دفعہ سو افراد کا گھیرا لگ جاتا تھا - اس طرح جو صاحب مقدرت رکھتے تھے - انہوں نے کتاب خرید لی - اور جو نہ خرید سکتے تھے بندہ نے انہیں مفت کتب تقسیم کیں - اس طرح اس ملک کے اس مذہب کے مرکز میں احمدیت کی تبلیغ کی توفیق ملی - اور نمائش ختم ہونے پر جب بندہ واپس آنے والا تھا - وہاں کے اہم ترین اخبار نے میرا انٹرویو شائع کیا - اور دشمن نے اپنے ہاتھ سے اسلام کے غلبہ کی پیشگوئی بھی شائع کر دی - یعنی آیت هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کی آیت نمایاں طور پر شائع کی - اخبار والوں نے یہ آیت کتاب سے شائع کی - اور غالباً لاعلمی کی وجہ سے شائع کی -

صوبہ کے گورنر اور شہر کی کارپوریشن کے میئر سے ملاقات

نمائش کے پریذیڈنٹ اور ڈائریکٹر کو جب علم ہوا کہ بندہ احمدیت کا مبلغ ہے - اور اپنے مشن کے اخراجات خود مہیا کرتا ہے - اس کا ان پر بہت اثر ہوا - اور بہت عزت سے پیش آنے لگے - ہر دو نے دو کتب خرید کیں - اور ایک ایک پونڈ عطا کیا - بلکہ نمائش کا افتتاح صوبہ کے گورنر نے کیا - وہ نمائش میں بھی اکثر دفعہ آئے - ایک دن جو میری میز کے قریب سے گذر رہے - تو بندہ نے سپچکاری کے ساتھ معطر کیا - اگربتی اور پرفیوم کا تحفہ دیا - انہوں نے مجھے اپنے دفتر میں ملنے کے لئے کہا - چنانچہ نمائش ختم ہونے پر میں ان کے دفتر گیا - ایک کتاب پیش کی - جس پر انہوں نے پانچ پونڈ عطیہ دیا - (جزاھم اللہ احسن الجزاء) نہایت خوش اخلاق اور ملنسار آدمی ہیں بندہ کی رائے سپین کے متعلق دریافت کرنے لگے الحمدللہ کہ بندہ نے حقیقت حال سے ان کو آگاہ کیا کہ ملک میں قومی قربانی کی روح نہیں - افراد میں خود غرضی پائی جاتی ہے - اسے انہوں نے بڑا ہمیں منایا (?) اس ملک کی خانہ جنگی کو اس کی وجہ قرار دیا -

دوسرے روز شہر کے کارپوریشن کے صدر سے ملنے کے لئے گیا - کتاب پرفیوم اور اگربتی کا تحفہ دیا - اس موقعہ پر احباب کرام سے اپنے محترم بزرگ جناب سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں - اگربتیاں مجھے انہوں نے بھجوائی تھیں - جن کے ذریعہ معززین اور سیاسی لوگوں کو ملنے میں بہت مدد ملتی ہے - انہوں نے بھی دو پونڈ کا عطیہ دیا - جزاھم اللہ احسن الجزاء

شہر سارگوسا صوبہ اراگون کا دارالخلافہ ہے اس کی آبادی ڈھائی تین لاکھ کے قریب ہے - تین اخبار نکلتے ہیں - یہ دریا ایبرو کے کنارے پر ہے مسلمانوں کا یہاں بہت لمبے عرصہ تک قبضہ رہا - حضرت موسیٰ بن نصیر اور حضرت طارق رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں ہی فتح ہو گیا تھا - اور مسلمانوں نے اسے بہت ترقی دی تھی - کئی ایک مسجدیں تھیں - شہر کے گرد بھاری فصیل تھی مسلمانوں کے زمانہ کا بنا ہوا پل ابھی تک کام آتا ہے - اور بعض عمارتیں ابھی تک مسلمانوں کے زمانے کی پائی جاتی ہیں - جامع مسجد کو گرجے میں تبدیل کر لیا گیا ہے بندہ نے اندر جا کر دیکھا تو محراب میں بہت سے بت تھے اس صوبہ کے لوگ دوسرے صوبوں کی نسبت بہت کٹر اور متعصب عیسائی ہیں - تاہم انہیں کی زبان سے اللہ تعالیٰ نے یہ کہلوایا - کہ اسلام کا "اقتصادی نظام" واقعی دنیا کے دکھوں کا علاج ہے - اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے اس سفر میں برکت ڈالے اور احمدیت کی فتح کا دن قریب آئے - اور نیک روحوں کو اللہ تعالیٰ احمدیت میں داخل ہونے کے لئے تیار کرے آمین - اللّٰھم آمین -

ایک ولیعہد مہاراجہ صاحب سے ملاقات

گجرات کاٹھیاواڑ کے ایک ولیعہد مہاراجہ صاحب ان دنوں اس شہر میں آئے ہوئے تھے - چونکہ یہاں سپین سے کیتھولک فرقہ نے بمبئی میں ایک کالج کھول رکھا ہے - یہ مہاراجہ صاحب اس کالج میں تعلیم حاصل کرتے ہیں - مجھے چائے پر بلایا - اور حیران ہو گئے - اردو میں پوچھنے لگے کیا یہ ممکن ہے - کہ اسلام کے مبلغ کو اس ملک میں تبلیغ کی اجازت مل جائے - وہ اپنا ایڈریس دے گئے ہیں - انشاء اللہ محترم سیٹھ عبداللہ بھائی صاحب کو لٹریچر ارسال کرنے کے لئے لکھوں گا - اس سال اس نمائش کے موقعہ پر جانے کا ارادہ ہے - اللہ تعالیٰ غیب کے پردہ سے آسمانی مدد نازل فرمائے - چونکہ سپین اور پاکستان کے سیاسی تعلقات کی فضا دن بدن بہتر ہو رہی ہے اس لئے امید ہے - اللہ تعالیٰ احمدیت کی تبلیغ کے لئے بھی آسانیاں فرمائے گا - بعض لوگوں کی دعوۃ پر ان کے گھروں میں جا کر کافی عرصہ تبلیغ کا موقعہ ملا - الحمدللہ ثم الحمدللہ :-

---

فہرست ووٹران پنجاب اسمبلی کی تیاری

اس وقت مغربی پنجاب میں ووٹروں کی فہرستیں تیار ہو رہی ہیں - اور تمام بالغ مرد اور تمام بالغ عورتیں جن کی عمر ۲۱ سال سے کم نہ ہو - بطور ووٹر درج ہونے کا حق رکھتے ہیں - کوشش ہونی چاہیئے کہ کوئی احمدی مرد و عورت جو اس شرط کو پورا کرتا ہو - ووٹر درج ہونے سے باہر نہ رہ جائے - تعلیم اور جائداد وغیرہ کی کوئی شرط نہیں صرف عمر کی شرط ہے عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کیلئے لازم ہے - کہ وہ جماعت میں عام بیداری پیدا کرنے اور بار بار ہوشیار کرنے کے علاوہ ان تمام احمدی افراد کی فہرست اپنے طور پر بھی تیار کر لیں - جو ۲۱ سال سے کم نہیں اور جب پٹواری یا محرر ووٹروں کی فہرست تیار کر لے - تو آپ اپنی فہرست کے ساتھ ان کی فہرست کا مقابلہ کر کے ضرور اطمینان کر لیں کہ کوئی احمدی ووٹر فہرست میں درج ہونے سے باہر رہ تو نہیں گیا - اور یہ کہ دونوں فہرستیں بالکل ایک جیسے کوائف پر مشتمل ہیں :- (نظارت امور عامہ)

وقف جائداد یا وقف آمد

حفاظت مرکز کے چندہ کی شرح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مشاورت منعقدہ اپریل ۱۹۴۷ء میں جائداد کا ایک فی صدی یا ایک ماہ کی آمد دونوں سے جو زیادہ ہو مقرر فرمائی تھی - یعنی وقف جائداد - وقف آمد و چندہ حفاظت مرکز ایک ہی چیز ہے - اس چندہ کی ادائیگی کی اہمیت کسی سے پوشیدہ نہیں - لیکن پھر بھی وعدوں کے مقابل پر وصولی ابھی تک بہت کم ہوتی ہے - تمام وعدہ کرنے والوں نے یہ عہد کیا تھا - کہ موعودہ رقم جلد کے اندر اندر مرکز میں پہنچا دیں گے - مگر اب جب کہ اس تحریک کو جاری ہوئے سوا دو سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے - وصولی خوشکن نہیں - حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب کو اس طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک خاص خطبہ جمعہ ۱۰ - دسمبر ۱۹۴۷ء کو فرمایا تھا - اس خطبہ کی کاپیاں جماعتوں کو ارسال کی جاتی رہی ہیں - اب پھر ارسال کی گئی ہیں - عہدیداران مقامی کو چاہیئے - کہ اپنی جماعت کے ہر فرد کو خطبہ سنائیں اور اس کے مطابق عمل کرنے کی تلقین کریں :-

بعض احباب کی طرف سے اس چندہ کی رقوم تو آئی ہیں - لیکن تفصیل ساتھ نہ آنے کی وجہ سے میکزیان (?) مال کے ہی نام پر اندراج ہو گیا ہوا ہے - اور بار بار تفصیل طلب کرنے پر بھی نہیں پہنچیں - اس لئے بذریعہ اعلان ہذا تمام احباب کی خدمت میں گذارش ہے - کہ براہ مہربانی جن صاحبان نے یہ چندہ ادا کر دیا ہے وہ خود نظارت بیت المال کو اطلاع فرما دیں - ایسی اطلاع بھجواتے وقت رقم ادا کردہ - کوپن نمبر و تاریخ - نام جماعت جہاں ادا کیا ہو - ضرور تحریر کریں - (نظارت بیت المال)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا کریں :-

وقف آمد یا حفاظت مرکز کا بقایا جلد از جلد ادا ہونا ضروری ہے

تمام جماعتہائے پاکستان کی آگاہی کے لئے بذریعہ اعلان ہذا بتایا جاتا ہے کہ بمنظوری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ایک انسپکٹر مکرمی سید محمد لطیف صاحب کو مرکز کی طرف سے اس غرض کی تکمیل کے لئے نمائندہ بنا کر بھجوایا جا رہا ہے کہ وقف آمد یا حفاظت مرکز کے جو وعدہ جات اپریل ۱۹۴۷ء کو مشاورت پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک پر جماعت کے نمائندوں نے کئے تھے ان کی وصولی کا انتظام کریں۔ جماعتوں کی طرف سے جس قدر وعدہ جات کئے گئے تھے تین سال کے عرصہ میں ان کی بہت کم وصولی ہوئی ہے۔ حالانکہ جماعتوں نے چھ ماہ کے اندر اندر اپنے وعدہ جات پورا کرنے کا اقرار کیا تھا۔ حضرت امیر المومنین کا منشاء مبارک ہے کہ حفاظت مرکز کی وصولی سو فیصدی ہونی چاہیئے۔ جب وعدہ جات جماعتوں کی طرف سے کئے گئے تھے۔ تو ہم سب نے اس وقت خدا کے تخت گاہ میں بیٹھ کر خدا تعالےٰ کے موعود خلیفہ کے سامنے یہ اقرار کیا تھا کہ ہم اپنے محبوب مرکز کی حفاظت کے لئے اپنی سب کی سب جائیدادیں وقف کرتے ہیں۔ مگر حضور نے اس وقت کے مناسب حال ہر دوست سے اس کی جائیداد کی قیمت پر ایک فیصدی قبول فرمایا تھا یا صرف ایک ماہ کی آمد۔ مگر اس وقت جبکہ ہمارا مرکز ہم سے چھن چکا ہے ہمیں اس وقت کہیں زیادہ مالی اور جانی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ مگر افسوس ہے کہ جو جوش وعدہ کرتے وقت جماعتوں کے نمائندوں میں تھا وہ جوش اس وقت نظر نہیں آ رہا ہے۔ حالانکہ حالات کا تقاضا ہے کہ اس وقت حفاظت مرکز کے لئے ہم زیادہ سے زیادہ قربانی کر کے جس قدر بھی مطالبہ مال کا مرکز کرے اس کو پورا کر دیا جائے۔ چہ جائیکہ ہم وعدوں کو ہی پورا نہ کریں۔

پس مومن اپنے وعدوں کو پورا کرتا ہے۔ پھر وہ وعدہ جو اللہ تعالےٰ کے بنائے ہوئے مرکز کے لئے ہو کس قدر اہمیت رکھتا ہے۔ اب پہلے سے زیادہ مالی قربانی کی ضرورت ہے تمام جماعت کے عہدہ داران۔ امیر مقامی ضلع وار پراونشل یا سیکرٹریان مال یا دیگر معزز با اثر مخلص دوست یا وہ مخلصین جو ۱۹۴۷ء کی مشاورت پر اپنی جماعت کے نمائندہ کی حیثیت سے تشریف لائے تھے ان سے نہایت درد دل سے اپیل کی جاتی ہے کہ حفاظت مرکز کے وعدوں کی رقم مرکزی نمائندہ کے ساتھ پورا تعاون فرما کر سو فیصدی وصول کرنے کی کوشش فرمائیں۔ حالات نازک ہیں اور وقت خطرناک ہے۔ اب ہرگز ہرگز غفلت کی نیند سونے کا وقت نہیں ہے بلکہ کام کرنے کا وقت ہے

پس جو دوست اس کام میں زیادہ سے زیادہ وقت کی قربانی کر کے اس کمی کو پورا کرنے میں مدد دیں گے نظارت بیت المال ایسے دوستوں کے نام بصد شوق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں پیش کر دے گی۔ اور ان کا شکریہ بذریعہ اخبار الفضل ادا کیا جائے گا۔ اور وصول شدہ رقم کا اعلان بھی الفضل میں ہوتا رہے گا

پس جن دوستوں نے وعدے کئے ہیں وہ بتمام مکمال پورے کریں۔ اور جن لوگوں نے اس وقت وعدے نہیں کئے تھے وہ از سر نو اپنی جائیداد کا ایک فیصدی یا ایک ماہ کی آمد دونوں سے جو زیادہ ہو ادا کریں۔ جماعت کے ہر مرد و عورت کا جو کچھ نہ کچھ حیثیت رکھتا ہے حصہ لینا ضروری ہے اب وعدوں کا وقت نہیں ہے صرف نقد ادا کرنا ہے۔ جن دوستوں نے وعدہ کیا تھا اب وہ اگر ادا نہیں کرنا چاہتے تو براہ مہربانی تحریر کر دیں کہ میں اپنا وعدہ پورا نہیں کرنا چاہتا۔ ایسے لوگوں کے نام بھی حضور کی خدمت میں پیش کر دیئے جائیں گے۔ نظارت بیت المال

ٹریکٹ "آسمانی مصلح" کی اشاعت

شعبۂ نشر و اشاعت مرکزی اور شعبۂ تبلیغ جماعت احمدیہ لاہور کی طرف سے ایک ٹریکٹ "آسمانی مصلح کی ضرورت" مؤلفہ مولوی ابو البشارت عبد الغفور صاحب فاضل، تین ہزار کی تعداد میں چھپوایا گیا ہے۔ علاوہ نفس مضمون کے ٹریکٹ طباعت کے لحاظ سے بھی دیدہ زیب ہے۔ اس کی ایک ایک کاپی مختلف جماعتوں کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں ارسال کی جا رہی ہے۔ جو جماعتیں اس ٹریکٹ کو ہم سے منگوانا یا خود ہی چھپوانا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ اگر کسی جماعت میں وہ ٹریکٹ نہ پہنچے اور وہ منگوانا چاہے تو وہ بھی اطلاع دے۔ خاکسار سلطان محمود شاہد

سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ لاہور۔ حلقہ الار

اپنی زندگیاں اسلام کیلئے وقف کرو

"جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں وقف کر کے اس کامیابی اور کامرانی کو حاصل کر سکتے ہیں۔ جو اس زمانہ میں احمدیت کے لئے مقدر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام .... کو کتنی حسرت تھی اس بات کی کہ مسلمان اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ آپ فرماتے ہیں میں نے بعض اخبارات میں پڑھا ہے کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی آریہ سماج کے لئے وقف کر دی ہے اور فلاں پادری نے اپنی عمر مشن کو دے دی ہے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ کیوں مسلمان اسلام کی خدمت کے لئے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف نہیں کرتے رسول کریمؐ کے مبارک زمانہ پر نظر کر کے دیکھیں تو ان کو معلوم ہو کہ کس طرح اسلام کی زندگی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس وقف سے مراد بھی درحقیقت وہی صحابہ کا وقف ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زندگی وقف کرنے کا سوال ہی نہیں تھا۔ کیونکہ اس زمانہ میں ہجرت فرض تھی خواہ ملک کے کسی حصہ میں کوئی شخص ایمان لاتا۔ اس کے لئے حکم تھا۔ کہ فوراً ہجرت کر کے مدینہ پہنچو اور خدمت اسلام کے لئے اپنی جان اور اپنا مال لگا دو۔ ہمارے وقف اور صحابہؓ کے وقف میں فرق صرف اتنا ہے۔ کہ ہم واقفین اپنے ملک سے باہر بھیجتے ہیں۔ لیکن صحابہؓ دوسرے ملک سے اپنے ملک میں بلائے جاتے تھے۔ اس زمانہ میں وقف کی صورت یہ تھی کہ ہجرت کر کے مدینہ پہنچ جاؤ۔ ہمارے زمانہ میں وقف کی صورت یہ ہے کہ اپنا وطن اور اپنا گھر بار چھوڑ کر غیر ممالک میں اشاعت اسلام کے لئے چلے جاؤ دونوں صورتوں میں گھر بار چھوڑنا پڑتا ہے۔ وطن سے بے وطن ہونا پڑتا ہے اور باہر جا کر دشمنوں سے جہاد کرنا پڑتا ہے۔ پس ہمارے واقف جو حقیقی طور پر اپنے آپ کو وقف کرتے ہیں۔ وہ بھی مہاجر ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنے وطن اور اپنے گھر بار چھوڑ دئے اور دنیا کے گوشے گوشے میں اللہ تعالےٰ کا نام بلند کرنے کے لئے نکل کھڑے ہوتے۔ ہماری جماعت میں ابھی بہت سے نوجوان ایسے ہیں جنہوں نے اپنی زندگیاں وقف نہیں کیں اگر وہ اپنی زندگیاں وقف کریں تو میرے نزدیک وہ سلسلہ کے مفید وجود بن سکتے ہیں" (الفضل ۳۰ر جنوری ۱۹۴۶ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود علیہ السلام کے ارشادات آپ کے سامنے ہیں کیا ان ارشادات کے مطالعہ کے بعد بھی کوئی حساس دل احمدی دین کی خدمت کے لئے اپنی زندگی پیش کرنے سے پیچھے ہٹ سکتا ہے؟ یہ ایک سوال ہے۔ اس کا جواب نفی یا اثبات میں دینا آپ کا اختیار ہے

(نائب وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ)

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں

نظارت بیت المال۔ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جملہ جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا گذارش کرتی ہے کہ آئندہ جمعہ بتاریخ ۲ ستمبر ۱۹۴۹ء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ر دسمبر ۱۹۴۸ء جس کی کاپی حال میں بھجوائی گئی ہے۔ اپنی اپنی جماعت میں پڑھنے کا انتظام فرماویں (نظارت بیت المال ربوہ)

ولادت

(۱) الحمد للہ کہ مورخہ ۳ر جولائی ۱۹۴۹ء کو میرے دوسرے لڑکے محمد داؤد احمدؐ کے گھر میں اللہ تعالےٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام محمد حفیظ تجویز فرمایا ہے۔ الحمد للہ مخلصین سلسلہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ بچے کو دین احمدؐ کا خادم بناوے۔ آمین

(محمد ابراہیم کارکن الفضل)

ضروری اعلان

تمام خط و کتابت جو وکالتِ دیوان سے تعلق رکھتی ہو۔ وہ کسی کے نام پر نہیں ہونی چاہیئے وہ یا تو "وکیل الدیوان" کے عہدہ یا "نائب وکیل الدیوان کے عہدہ پر ہونی چاہیئے (وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

زکوٰۃ اور اس کی حکمت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"زکوٰۃ وہ خرچ ہے جو قرآن کریم میں فرض کیا گیا ہے اور اسکی حکمت یہ بتائی گئی ہے کہ تمام انسانوں کی دولت دوسرے لوگوں کی مدد سے کمائی جاتی ہے اور اس کمائی میں بہت دفعہ دوسروں کا حق شامل ہوتا ہے۔ جو باوجود انفرادی طور پر دوسروں کا حق ادا کر دینے کے پھر بھی دولتمند کے مال میں باقی رہ جاتا ہے۔ مثلاً ایک مالدار آدمی ایک کان سے فائدہ اٹھاتا ہے وہ کان کے مزدوروں کو ان کی مزدوری پوری طرح ادا بھی کر دے تو بھی جو کچھ انکو ادا کرتا ہے وہ ان کی مزدوری ہے مگر قرآنی تعلیم کے مطابق وہ لوگ بھی اس کان میں حصہ دار ہے کیونکہ قرآن کریم بتاتا ہے کہ دنیا کے تمام خزانے بنی نوع انسان کے لئے پیدا کئے گئے ہیں نہ کہ کسی خاص شخص کے لئے۔ پس مزدوری ادا کر دینے کے بعد بھی حق ملکیت جو مزدوروں کو حاصل تھا ادا نہیں ہوتا اسکی ادائیگی کی یہ صورت ہو سکتی تھی کہ ان مزدوروں کو زائد رقم بھی دی جائے۔ مگر اس سے بھی وہ حق ادا نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ اسطرح ان چند مزدوروں کو تو ان کا حق ادا ہو جاتا مگر باقی دنیا بھی تو اس میں حصہ دار تھی۔ انکا حق ادا ہونے سے رہ جاتا۔ پس اسلام نے یہ حکم دیا۔ کہ اس قسم کی کمائی میں سے کچھ حصہ حکومت کو ادا کیا جائے تا کہ وہ ایسے تمام لوگوں پر مشترک طور پر خرچ کرے۔

اسی طرح زمیندار جو زمین میں سے اپنی روزی پیدا کرتا ہے گو اپنی محنت کا پھل کھاتا ہے مگر وہ اس زمین سے بھی تو فائدہ اٹھاتا ہے۔ جو تمام بنی نوع انسان کے لئے بنائی گئی تھی۔ پس اسکی آمد میں سے بھی ایک حصہ حکومت کو قرآن کریم دلاتا ہے تاکہ تمام بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے اسے خرچ کیا جائے اسی طرح تجارت کرنیوالا انسان اپنے مال۔ سے تجارت کرتا ہے لیکن اسکی تجارت کا مدار ملکی امن پر ہے۔ اور اس امن کے قیام میں ملک کے ہر شخص کا حصہ ہے پس اس حصہ کو دلانے کے لئے اسکے مال پر بھی اسلام نے زکوٰۃ مقرر کی ہے تاکہ حکومت کے ذریعہ سے باقی لوگوں کا حق ادا ہو جائے۔ اس طرح جو شخص مال جمع کرتا ہے۔ اسکے مال جمع کرنیکی وجہ سے دوسرے لوگ اس مال سے نفع حاصل کرنے سے محروم ہو جاتے ہیں۔ جو اس مال میں ازل سے شریک مقرر کئے گئے تھے۔ پس اس مال پر بھی شریعت نے زکوٰۃ مقرر کی ہے مگر جو وقت وہ مال کمایا گیا تھا۔ اس پر زکوٰۃ دی گئی تھی لیکن پہلی زکوٰۃ تو اس حق کے بدلہ میں تھی جو اس مال میں دوسروں کو حاصل تھا اور دوسری زکوٰۃ اسوجہ سے ہے کہ اس مال کو بند رکھنے کی وجہ سے وہ اس سے فائدہ اٹھانے سے محروم کر دیئے گئے (تفسیر کبیر)

پس وہ احباب جماعت جنہیں خدا تعالیٰ نے صاحب نصاب ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ انہیں اس اہم ذمہ داری کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے اور زر زکوٰۃ ادا کر کے حقداروں کو حق پہنچانے والے بنیں جو کسی نہ کسی رنگ میں ان کے مال میں حصہ دار ہیں۔ (نظارت بیت المال)

داخل دفتر ہونے والی وصایا

مندرجہ ذیل وصایا بابا قاعدہ ۵۱۵ الف کے ماتحت بوجہ عدم تکمیل دفتر کر دی گئی ہیں۔ ان میں سے کوئی وصیت کرنا چاہے تو نئی وصیت کرے۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

نمبر	نام		وصیت
(۱)	محمد عبد اللہ صاحب بدوملہی	وصیت	ع ۶۵۹۹
(۲)	سلطان احمد " پشاور	"	ع ۱۰۱۰۷
(۳)	محمد بخش صاحب مرحوم رائے پور	"	ع ۶۸۵۶
(۴)	عزیزہ بیگم صاحبہ زوجہ فضل محمد صاحب قادیان	"	ع ۱۰۰۷۸
(۵)	حکیم شمیم حسین صاحب وزیر آباد		ع ۹۰۹۴
(۶)	منیرہ بی بی صاحبہ بنت بابو وزیر محمد صاحب مرحوم لاہور	"	ع ۱۰۲۴۰
(۷)	وزیر علی صاحب بینرم ضلع ہوشیارپور	"	ع ۱۰۱۰۵
(۸)	محمود احمد خان صاحب ولد برکت علی خان صاحب برمی	"	ع ۱۰۴۴۲
(۹)	زینب بی بی صاحبہ زوجہ نور محمد صاحب اختر قادیان	"	ع ۱۰۰۱۰
(۱۰)	محمد امین صاحب ولد احمد دین صاحب قادیان	"	ع ۱۰۰۴۱
(۱۱)	امۃ الحی صاحبہ نزہت زوجہ عبد اللطیف احمد صاحب قادیان	"	ع ۶۰۰۵۰
(۱۲)	عزیزہ بیگم صاحبہ بیوہ شیخ عباد اللہ صاحب دھوالی قادیان	"	ع ۶۰۰۸۲
(۱۳)	مستری نذیر محمد صاحب لاہور	"	ع ۱۰۰۹۷
(۱۴)	مختاراں بی بی صاحبہ زوجہ فضل دین صاحب قادیان	"	ع ۱۰۱۰۰
(۱۵)	عبد اللطیف خان صاحب دار البرکات شرقی حال میاں چنوں	"	ع ۱۰۰۸۴
(۱۶)	ظریف احمد صاحب ملتانی قادیان	"	ع ۱۰۰۱۹
(۱۷)	محمد عبد اللہ صاحب ولد عبد الرحمٰن صاحب عرف لبھو قادیان	"	ع ۱۱۲۲۱
(۱۸)	امینہ بی بی صاحبہ زوجہ علی محمد صاحب باب الانوار قادیان	"	ع ۹۴۳۱
(۱۹)	محمود احمد صاحب ظفر ولد عبد الکریم صاحب قادیان	"	ع ۱۰۳۷۵
(۲۰)	شیخ محمد یعقوب صاحب موگہ منڈی	"	ع ۱۰۱۱۵
(۲۱)	سعید احمد صاحب ولد حمید احمد صاحب قادیان	"	ع ۱۰۶۷۹
(۲۲)	مستری شریف احمد صاحب دار الشکر قادیان	"	ع ۱۰۲۶۶
(۲۳)	عبد الصمد صاحب ولد عبد القادر صاحب دفتر خدام الاحمدیہ	"	ع ۱۰۳۲۴
(۲۴)	آمنہ بیگم صاحبہ زوجہ مستری محمد الدین صاحب باب الانوار	"	ع ۱۰۳۲۵
(۲۵)	حسن محمد صاحب ڈلہ والے		ع ۱۰۳۳۴
(۲۶)	مراد بی بی صاحبہ زوجہ جھنگا صاحب بھینی بانگر		ع ۱۰۳۱۸
(۲۷)	اللہ بخش صاحب دار الشکر		ع ۱۰۴۱۷

دعائے مغفرت

مورخہ ۱۵/۸/۴۹ کو غلام سرور خان صاحب نمبردار ڈیرہ وال افغاناں ضلع امرتسر کے مخلص احمدی سکنہ خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ میں قریباً ۳/۴ ماہ بیمار رہ کر وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

(خاکسار ابراہیم کھوکھر سوپ فیکٹری منڈی چوہڑکانہ ضلع شیخوپورہ)

(۲) مسماۃ نواب بی بی صاحبہ میری اہلیہ انتقال کر گئی ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ احباب بلندی درجات کیلئے دعا فرمائیں۔

(غلام محمد احمدی زرگر مہاجر حلقہ مسجد مبارک قادیان حال بدوملہی)

درخواست دعا

میرا نوجوان لڑکا نور علی ایک عرصہ سے بیمار ہے۔ قریباً دو سال ہو گئے ہیں۔ احباب عزیز مذکور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(حکیم یوسف علی دواخانہ مفرح حیات لاہور)

مصر اور اسرائیل میں معاہدہ امن نہ ہوگا

لنڈن ۳۱ اگست - لوزان میں مصری وفد کے لیڈر عبد المنعم بے نے اپنے کل کے اعلان کی وضاحت کر دی ہے کہ مصری حکومت اس وقت تک اسرائیل کے ساتھ معاہدہ امن پر دستخط نہ کرے گی - جب تک دونوں کی سرحد ایک ہے - لوزان میں ایک نامہ نگار کو بیان دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ چاہے "اسرائیل" مغربی گلیلی کو قبضے میں رکھے یا نہ رکھے مصر ایک فاصل ریاست کے قیام پر زور دے گا - جو جنوبی فلسطین میں مصر کے لئے محفوظ علاقہ ہوگا مصر اس بات پر بھی زور دے گا کہ اسدود کے جنوب سے خلیج عقبہ تک تمام علاقہ عرب حکومت کے سپرد کر دیا جائے وہ ابھی یہ نہیں بتا سکتے کہ یہ حکومت کون ہوگی - لیکن وہ فلسطین میں ایک آزاد عرب ریاست کو ترجیح دیں گے - (اسٹار)

دمشق ۳۰ اگست - مرحوم صدر حسنی الزعیم اور ان کے سیکرٹری نذیہ فنا کے معاملات کی تحقیقات کے نتائج بجائے فوجی عدالت کے شہری عدالت کو بھیج دئیے جائیں گے - (اسٹار)

ایک غیر مرئی طیارہ خرطوم جائے گا

لنڈن ۳۱ اگست - ایک غیر مرئی طیارہ لونگڈن ہرٹیفورڈ شائر کے ہوائی مستقر سے روانہ ہوگا - اور نظروں سے غائب رہ کر خرطوم پہنچے گا - یہ ایک ہیلی کوپٹر ہے جو ایک اور طیارے میں رکھا جائے گا اور سوڈان جائے گا - یہ سٹیل مارمہ دار طیارے میں اس کو رکھنے کے لئے استوانہ گرد ان نکال دیا جائے گا - یہ ہیلی کوپٹر سوڈان کی فصلوں پر دوا چھڑکنے کے کام آئے گا - (اسٹار)

(بقیہ صفحہ اوّل)

تقریر جاری رکھتے ہوئے سردار عبد الرب نشتر نے فرمایا - آپ جانتے ہیں کہ ان مقاصد عالیہ کو حاصل کرنے کے لئے روپے کی اشد ضرورت ہے

بچت کی تحریک ہے جس پر عمل کرنا "ہم خرما و ہم ثواب" کا مصداق ہے - اس تحریک کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں امیر و غریب دونوں حصہ لے سکتے ہیں - دونوں ملک کے دفاع اور اقتصادی تعمیر و ترقی کے لئے مالی امداد دے سکتے ہیں اور اس پر طرہ یہ کہ اس میں ان کا ذاتی فائدہ بھی ہے - مالدار لوگ زیادہ رقم کے پاکستان سیونگ سرٹیفکیٹ اور ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ خرید کر اپنا سرمایہ ایک مفید اور محفوظ کام پر لگا سکتے ہیں اور جو غریب ہیں وہ اگر چند آنے بھی بچا سکیں تو ان کے عوض سیونگ ٹکٹ خرید سکتے ہیں - پھر جب ان کے پاس روپے کی مالیت کے سیونگ ٹکٹ جمع ہو جائیں تو وہ ان کے بدلے سیونگ سرٹیفکیٹ حاصل کر سکتے ہیں - آپ جتنی رقم کے پاکستان سیونگ سرٹیفکیٹ خریدیں گے وہ رقم بارہ سال کے بعد منافع کی وجہ سے ڈیڑھ گنا ہو جائے گی - اور جس قدر رقم آپ ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹوں میں لگائیں گے چھ سال کے بعد اس میں ساڑھے تین فیصدی سالانہ کے حساب سے اضافہ ہو جائیگا - صرف یہی نہیں کہ بچت کی تحریک سے ملک کے اجتماعی مفاد کو بہت بڑا فائدہ پہنچ سکتا ہے - بلکہ اس میں افراد کی بہبود بھی ہے - کیونکہ اس سے لوگوں کو کفایت شعاری کی عادت پڑ جاتی ہے اور وہ اپنی قلیل کمائی میں سے کچھ نہ کچھ رقم پس انداز کر سکتے ہیں جو آڑے وقت پر کام آ سکتی ہے - مغربی پنجاب کی آبادی ۲ تقریباً دو کروڑ ہے اگر ہر پنجابی صرف دو آنے فی کس ماہوار بچا لیا کرے تو سال بھر میں یہاں کے لوگ تین کروڑ روپے کے سرٹیفکیٹ خرید سکتے ہیں - ظاہر ہے کہ اس رقم سے مل سکتی ہے - پاکستان مستحکم و استوار ہوگا اور اس سے پنجاب کو بھی استواری حاصل ہوگی - اس کے علاوہ وہ ہم کو براہ راست ایک اور فائدہ یہ پہنچے گا کہ مقررہ میعاد کے بعد ہر سال اس صوبے میں چار ساڑھے چار کروڑ روپے کی رقم واپس آیا کرے گی اس سے پنجاب کے لوگوں کی حالت کو بہتر بنایا جائے گا -

میں اپنے پنجابی بھائیوں کو قائد اعظم کا وہ پیغام یاد دلانا چاہتا ہوں جو انہوں نے ۱۴ اگست ۱۹۴۸ء کو قوم کے نام دیا - اس میں انہوں نے فرمایا :-

"قدرت نے آپ کو سب کچھ دے رکھا ہے - آپ کے وسائل غیر محدود ہیں - آپ کی مملکت کی بنیاد استوار کی جا چکی ہے - اب اس کی تعمیر آپ کے ہاتھوں میں ہے - جس قدر جلد اور جتنی اچھی طرح آپ سے ممکن ہو تعمیر کرتے جائیں - اب آگے بڑھئے - خدا آپ کا حامی ہو"

لاہور میں اجناس خوردنی کی قیمتیں

لاہور ۳۱ اگست - راشننگ کنٹرولر لاہور نے یکم ستمبر ۱۹۴۹ء سے لاہور کے راشن بند علاقے میں مختلف اجناس خوردنی کی مندرجہ ذیل قیمتیں مقرر کی ہیں - گندم ۱۲/۲/۶ - آٹا ۱۲/۱۵/- - میدہ ۲۳/۸/۶۵ - چاول قسم اول ۲۷/۸/۶ - چاول قسم دوم ۱۹/۵/۶ - چینی ۲۱/۰/۹ -

لبنان یہودیوں پر عائد کردہ پابندیوں میں کمی کر دے گا

بیروت ۳۱ اگست - وزارت خارجہ کی طرف سے وزارت داخلہ سے مطالبہ کیا گیا ہے - کہ یہودیوں پر نقل و حرکت کی پابندیوں میں کمی کر دی جائے - اس مطالبے کی بنا پر یہودیوں پر پابندی میں تخفیف کئے جانے کی امید ہے - خاص طور پر لبنان سے دوسرے عرب ممالک میں جانے پر جو پابندیاں عائد کی گئی ہیں - ان میں کسی قدر کمی واقع ہو جائیگی - وزارت خارجہ نے سفارش کی ہے - کہ لبنان میں صرف ان بیرونی ممالک کے یہودیوں کو داخل ہونے کی اجازت دی جائے - جن کے متعلق حفاظتی افسران کو یہ یقین ہو - کہ ان کی گزشتہ کارروائیاں قابل اطمینان ہیں - جن یہودیوں کے پاس اسرائیل کا پاسپورٹ ہوگا - ان کو کسی حالت میں لبنان میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی جائے گی - (اسٹار)

بیرونی ممالک کی کمپنیوں کے لئے شامی قانون

دمشق ۳۱ اگست - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے - کہ شام کی حکومت کسی بیرونی ممالک کی کمپنی کو اس وقت تک تسلیم نہیں کرے گی - جب تک کہ وہ اپنا صدر دفتر شام میں قائم نہ کر لے - جن کمپنیوں کے صدر دفتر شام میں قائم نہیں ہیں - ان کو چھ ماہ کے عرصہ میں صدر دفتر قائم کر لینے چاہئیں - اور اس کے ساتھ ساتھ تمام بیرونی ممالک کی کمپنیوں کو شام کے کمپنیوں کے دفتر میں اپنے آپ کو رجسٹر کرا لینا چاہئیے - پائپ لائن کمپنی نے اپنا صدر دفتر دمشق میں قائم کر لیا ہے - اور یہ کمپنی اپنے چھوٹے دفتر دارا اور الکوانترا کے مقام پر قائم کرے گی - یہ کمپنی شام کے اندر ایک پائپ لائن بنائے گی (اسٹار)

ایران میں انتخابی سرگرمیاں

طہران ۳۱ اگست - سینٹ کے انتخابات کے لئے ایران میں انتخابی سرگرمیوں میں اضافہ ہو رہا ہے - انتخابات اس ماہ کے آخر سے قبل ہوں گے - اخبارات انتخاب کے طریقوں کے متعلق معلومات بہم پہونچانے کے لئے مضامین شائع کر رہے ہیں - اور ان لوگوں پر زور دے رہے ہیں جو ووٹ دینے کے حقدار ہیں - کہ وہ اپنا فرض سمجھ کر انتخابات میں شریک ہوں - خاص طور پر اخبارات عقلمند اور پڑھے لکھے طبقے پر زور دے رہے ہیں - ماضی میں ان پر بے توجہی اور لاپرواہی کے الزامات لگائے گئے تھے - (اسٹار)

کھال کے ٹکڑے کے ذریعہ نعش کی شناخت

لنڈن ۳۱ اگست - پہلی مرتبہ ایک سٹری ہوئی نعش پر سے شناخت کئے جانے والے انگلی کے نشان حاصل کئے گئے ہیں - یہ نعش ایک ملاح کی تھی جو ایک ویران مکان سے ملی تھی - تحقیقات کے سلسلے میں سکاٹ لینڈ یارڈ کے چیف سپرنٹنڈنٹ چیرل نے شہادت دی - انہوں نے کہا کہ اس شخص کی انگلیوں کی کھال اتاری گئی ہے - مسٹر چیرل نے نعش کے انگوٹھے کی کھال اتار کر اپنے انگوٹھے پر چڑھائی اور نشان لگایا - یہ نشان بالکل ملاح کے انگوٹھے کے نشان سے ملتا ہے - (اسٹار)

کمیونسٹوں کے خلاف آسٹریلیا کے اقدامات

برسبین ۳۱ اگست - خیال کیا جاتا ہے کہ آسٹریلیا کی حکومت کی کمیونسٹوں کے خلاف کارروائی پارلیمنٹ کے آئندہ اجلاس میں شروع ہوگی - یہ اجلاس انتخابات سے قبل آخری اجلاس ہوگا - وزیر صحت سینیٹر میکینا نے اعلان کیا ہے کہ حکومت کمیونسٹوں کے خلاف قانون بنانے پر غور کر رہی ہے - معلوم ہوا ہے کہ حکومت غالباً ہڑتالوں کو غیر قانونی قرار دے دیگی - ہڑتال صرف اسی وقت قانون کے تحت خیال کی جائے گی - جبکہ اس کا فیصلہ ٹریڈ یونین کے ممبران کی اکثریت کرے - اور اس فیصلہ کے لئے لازمی طور پر خفیہ رائے کا اظہار کیا جائے - اس قانون کا مقصد یہ ہے کہ ٹریڈ یونین میں کمیونسٹ اقلیت کو ہڑتال کرانے کے فیصلہ کو پاس کرنے سے روکا جائے حکومت کا دعویٰ ہے کہ یہاں کمیونسٹ پارٹی کمزور ہوتی جا رہی ہے - اور اس پارٹی کے ممبران کی تعداد ۲۰ ہزار سے کم ہو کر اب صرف ۱۳ ہزار رہ گئی ہے۔

آغا خاں کی حفاظت کیلئے سراغرساں

لنڈن ۳۰ اگست - پیرس کی پولیس نے تہیہ کیا ہے کہ آغا خان کو چوروں کی دسترس سے بچایا جائے - پیرس کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ سوریٹ کا ایک سراغرساں ہر وقت آغا خان کے ہمراہ رہتا ہے - وہ ان کے ساتھ کھانا کھاتا ہے - ان کے ساتھ موٹر میں جاتا ہے - غرضیکہ ہر وقت اور ہر جگہ ان کے ساتھ رہتا ہے - رات کے وقت ایک سراغرساں ڈیوٹی پر رہتا ہے - (اسٹار)

لنکا کو ماڈل تعلیمی مرکز بنانے کی درخواست

کولمبو ۳۱ اگست - لنکا نے درخواست کی ہے کہ لنکا کو جنوب مشرقی ایشیا میں تعلیم کا ماڈل مرکز بنایا جائے - اس درخواست پر اقوام متحدہ کی تعلیمی اور سوشل انجمن اپنے آئندہ اجلاس میں غور کریگی - انجمن کا اجلاس ۱۹ ستمبر سے ۵ اکتوبر تک پیرس میں منعقد ہوگا - لنکا کے مطالبے کو ڈاکٹر کو یو تھو پیش کریں گے - آپ ایشیا اور مشرق بعید کے لئے اقوام متحدہ کی انجمن کے قائم مشیر ہیں - (اسٹار)